از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 15 ستمبر 1959

جیٹھانند بیتاب

بنام

دی سٹیٹ آف دہلی

(اب دہلی انتظامیہ)

(سید جعفر امام اور کے سبّا راؤ، جسٹس صاحبان)

قانون کی منسوخی- منسوخی اور ترمیم ایکٹ، کا مقصد- لائسنس کے بغیر وائرلیس ٹیلی گرافی کا سامان رکھنے کا قانون قابل سزا- بغیر لائسنس کے وائرلیس ٹرانسمیٹر کے قبضے کو بھاری سزا کا ذمہ دار بنانے کے لیے نئی دفعہ متعارف کرانے والے قانون میں ترمیم- ترمیم شدہ قانون کی منسوخی- آیا اس کی طرف سے متعارف کرائی گئی ترمیم باقی رہے گی- انڈین وائرلیس ٹیلی گرافی ایکٹ، 1933 (XVII سال 1933)، دفعات 3، 6 اور 6(IA)- انڈین وائرلیس ٹیلی گرافی (ترمیم) ایکٹ، 1949 (XXXI سال 1949)، دفعہ 5 - منسوخی اور ترمیم ایکٹ، 1952(XLVIII سال 1952)، دفعات 2 اور 4- جنرل کلاز ایکٹ، 1879(X سال 1879)، دفعہ 6A۔

بھارتیہ وائرلیس ٹیلی گرافی ایکٹ، 1933 کی دفعہ 3 میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص لائسنس کے بغیر وائرلیس ٹیلی گرافی کا سامان نہیں رکھے گا اور دفعہ 6 نے اس طرح کے قبضے کو قابل سزا قرار دیا۔ بھارتیہ وائرلیس ٹیلی گرافی (ترمیم) ایکٹ، 1949 نے 1933 کے ایکٹ میں دفعہ 6(A1) متعارف کرایا، جس میں لائسنس کے بغیر وائرلیس ٹرانسمیٹر رکھنے کے لیے بھاری سزا کا التزام کیا گیا تھا۔ منسوخی اور ترمیم ایکٹ، 1952 نے پورے ترمیم ایکٹ سال 1949 کو منسوخی، منسوخ ہونا دیا، لیکن دفعہ 4 کے ذریعے یہ شرط عائد کی گئی کہ منسوخی کسی بھی دوسرے قانون سازی کو متاثر نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرے گی جس میں منسوخ شدہ قانون سازی کا اطلاق، شامل یا حوالہ دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کو 31 جولائی 1953 کو وائرلیس ٹرانسمیٹر رکھنے کے جرم میں دفعہ 6(A1) کے تحت سزا سنائی گئی۔ انہوں نے دعوی کیا کہ دفعہ 6(1A) کو منسوخ کر دیا گیا ہے اور اس کے تحت ان کی سزا اور سزا کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

قرار پایا گیا کہ دفعہ 6(A1) کو جنرل کلاز ایکٹ 1897 کی دفعہ 6A کے ذریعے محفوظ کیا گیا تھا، حالانکہ ریپیلنگ اینڈ امینڈنگ ایکٹ 1952 کی دفعہ 4 نے اسے محفوظ نہیں کیا۔

ریپیلنگ اینڈ امینڈنگ ایکٹ 1952 کا مقصد غیر ضروری قوانین کو ختم کرنا اور غیر ضروری مواد کو قانون کی کتاب سے نکالنا تھا۔

خدا بخش بنام منیجر، سیلیڈونین پریس، اے۔آئی۔آر۔1954 کلکتہ 484، حوالہ دیا گیا۔

منسوخی اور ترمیم ایکٹ، 1952 کے دفعہ 4 نے صرف دوسرے قوانین کو بچایا جن میں منسوخ شدہ قانون کا اطلاق، شامل یا حوالہ دیا گیا تھا۔ اس کا بعد میں ترمیم شدہ ایکٹ کے معاملے میں کوئی اطلاق نہیں تھا جس میں پہلے والے ایکٹ میں ایک نئی شق شامل کی گئی تھی کیونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ پہلے والا ایکٹ ترمیم شدہ ایکٹ پر لاگو، شامل یا حوالہ دیا گیا تھا۔

کونسل میں سکریٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا بنام ہندستان کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی، لمیٹڈ، ایل آر 58 آئی اے 259، اس کے بعد

موہندر سنگھ بنام مسمت ہر بھجن کور، آئی ایل آر 1955 پنجاب 625 اور در برا سنگھ بنام شریمتی کرنیل کور، 61 پی ایل آر 762، نے انکار کر دیا۔

جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6A میں کہا گیا ہے کہ جب کوئی مرکزی ایکٹ کسی بھی قانون کو منسوخ کرتا ہے جس کے ذریعے کسی مرکزی ایکٹ کے متن میں ترمیم کی گئی تھی تو جب تک کہ کوئی مختلف ارادہ ظاہر نہ ہو تب تک منسوخی اس طرح کی ترمیم کو متاثر نہیں کرے گی۔ دفعہ 6A میں لفظ "متن" اتنا جامع تھا کہ اس میں موضوع کے ساتھ ساتھ قانون میں استعمال ہونے والی اصطلاحات بھی شامل تھیں، اور 1933 کے ایکٹ میں دفعہ 6 (1A) کا اندراج متن میں ایک ترمیم تھی۔ منسوخی ایکٹ یا قانون سازی کی تاریخ سے کوئی مختلف ارادہ ظاہر نہیں ہوا اور دفعہ 6A کا اطلاق ترمیم ایکٹ 1949 کی منسوخی منسوخ پر ہوا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 185 سال 1957۔

دہلی میں پنجاب ہائی کورٹ (سرکٹ بنچ) کے 6 دسمبر، 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل فوجداری اپیل نمبر 55/367 میں دہلی کے پہلے ایڈیشنل سیشن جج کے 29 جولائی 1955 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی فوجداری نظر ثانی نمبر 1955 میں کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے موہن بہاری لال اور ایلوری ادیبار تھنم۔

این ایس بندرا اور آر ایچ دھیبر، مدعا علیہ کے لیے۔

15.1959 ستمبر۔

عدالت کا فیصلہ سبّاراؤ جسٹس نے سنایا۔

سبّاراؤ جسٹس۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب عدالت عالیہ (سرکٹ بنچ)، دہلی کے حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں اپیل کنندہ کی سزا اور مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس، دہلی کے ذریعے بھارتیہ وائرلیس ٹیلی گرافی ایکٹ، 1933 (XVII سال 1933) کی دفعہ 6 (A-1) کے تحت اسے دی گئی سزا کی تصدیق کی گئی ہے (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا جاتا ہے)۔

یہاں اپیل کنندہ جیٹھانند پر ایک اور کے ساتھ مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس، دہلی کی عدالت میں ایکٹ کی دفعہ 6 (A-1) کے تحت ایکٹ کی دفعہ 3 کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وائرلیس ٹرانسمیٹر رکھنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا اور اسے چھ ماہ کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ اپیل پر، دہلی کے فاضل فرسٹ ایڈیشنل سیشن جج نے سزا کو برقرار رکھا لیکن سزا کو کم کر کے قید کی مدت اور 500 روپے کے جرمانے تک کر دیا۔ نظر ثانی پر، عدالت عالیہ نے سزا اور سزا دہی دونوں کی تصدیق کی۔ خصوصی اجازت کے لیے دائر درخواست پر، اس عدالت نے وہی دیا، لیکن اسے سزا کے سوال تک محدود کر دیا۔

فاضل وکیل نے ہمارے سامنے درج ذیل تنازعات اٹھائے: (1) ایکٹ کی دفعہ 6 (A-1) کو منسوخ کر دیا گیا تھا، اور اس لیے نہ تو سزا کو برقرار رکھا جا سکتا تھا اور نہ ہی اس کے تحت سزا کو برقرار رکھا جا سکتا تھا۔ اور (2) اگر ایکٹ کی دفعہ 6 (A-1) کو منسوخ کر دیا گیا تو یہ عدالت اپیل کو سزا کے سوال تک محدود رکھنے میں صرف غلط ہو گئی، کیونکہ، اگر یہ دفعہ جرم کے مبینہ ارتکاب کے وقت قانون کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کتاب میں نہیں تھی، تو نہ صرف سزا بلکہ اس کے تحت سزا بھی غلط ہو گی۔ اٹھائے گئے دونوں تنازعات ایک ہی نقطہ پر بدل جاتے ہیں۔ دلیل کے مختلف مراحل کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے: ایکٹ XVII سال 1933 میں، جیسا کہ یہ اصل میں کھڑا تھا، وائرلیس ٹرانسمیٹر کے قبضے کو جرم بنانے کا کوئی خاص التزام نہیں تھا۔ بھارتیہ وائرلیس ٹیلی گرافی (ترمیم) ایکٹ، 1949 (اکیسویں سال 1949) (جسے اس کے بعد "1949 ایکٹ" کہا جاتا ہے) کے ذریعے، ایکٹ میں دفعہ 6(A-1) داخل کی گئی، جس کے تحت وائرلیس ٹرانسمیٹر کا قبضہ ایک علیحدہ جرم قرار دیا گیا۔ ترمیم شدہ ایکٹ کو ریپیلنگ اینڈ امینڈنگ ایکٹ، 1952 (XLVIII سال 1952) (جسے اس کے بعد "1952 ایکٹ" کہا جاتا ہے) کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا تھا، جس کے نتیجے میں جرم کے مبینہ ارتکاب کی تاریخ پر مذکورہ دفعہ قانون کی کتاب میں نہیں تھا۔ اگر یہ قانونی حیثیت تھی، تو اس عدالت کی طرف سے دی گئی اجازت پر پابندی کے نتیجے میں بے ضابطگی پیدا ہو گی، یعنی یہ کہ سزا برقرار رہے گی لیکن سزا کو کالعدم قرار دے دیا جائے گا۔ اس طرح پیش کی گئی دلیل قابل فہم معلوم ہوتی ہے، لیکن ہمارے خیال میں درست نہیں ہے۔

اس عدالت کے خصوصی اجازت کے دائرہ کار کو محدود کرنے کا ایک حقیقی جواز ہے۔ عدالت عالیہ نے غلطی سے اپنے فیصلے میں اس کے دفعہ 6(A-1) کے بجائے ایکٹ کے دفعہ 6(1) کی توضیعات کا حوالہ دیا۔ اگر سزا دفعہ 6(1) کے تحت دی گئی تھی، تو اس کے تحت پہلے جرم پر زیادہ سے زیادہ سزا صرف جرمانہ تھی جو 100 روپے تک بڑھ سکتی ہے۔ ممکنہ طور پر اس مفروضے پر کہ دفعہ 6 (1) کے تحت سزا برقرار رکھی جا سکتی ہے، چاہے دفعہ 6(A-1) قانون کی کتاب میں نہ ہو-اس نظریے کا جواز ہو سکتا ہے، کیونکہ دفعہ 6(1) میں "وائرلیس ٹیلی گرافی اپریٹس" کے الفاظ "وائرلیس ٹیلی گرافی ٹرانسمیٹر" لینے کے لیے کافی جامع ہیں، اس عدالت نے سزا کے سوال تک محدود اجازت دی۔ عدم مطابقت، اگر کوئی ہو تو، اپیل کنندہ کے اس مرحلے پر اپنے مقدمے کی پیش کش کا نتیجہ تھا، اور اب اسے اپیل کے دائرہ کار کو بڑھانے کے لیے اپنے کوتاہی کا فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

اس کے علاوہ، دلیل میں کوئی خوبیاں نہیں ہیں۔ شروع میں تینوں قوانین کی متعلقہ توضیعات کو پڑھنا آسان ہو گا:

بھارتیہ وائرلیس ٹیلی گرافی ایکٹ، 1933۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

دفعہ 3: دفعہ 4 کے ذریعہ فراہم کردہ کے علاوہ، کسی بھی شخص کے پاس اس ایکٹ کے تحت جاری کردہ لائسنس کے تحت اور اس کے مطابق وائرلیس ٹیلی گرافی کا سامان نہیں ہوگا۔

دفعہ 6(1): جو بھی دفعہ 3 کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی وائرلیس ٹیلی گرافی کا سامان رکھتا ہے اسے پہلے جرم کی صورت میں جرمانے کی سزا دی جائے گی، جو ایک سو روپے تک ہو سکتا ہے، اور دوسرے یا اس کے بعد کے جرم کی صورت میں جرمانے کی سزا دی جائے گی جو دو سو پچاس روپے تک ہو سکتی ہے۔

بھارتیہ وائرلیس ٹیلی گرافی (ترمیم) ایکٹ، 1949۔

دفعہ 5۔ دفعہ 6، ایکٹ XVII سال 1933 کی ترمیم۔

مذکورہ ایکٹ کے دفعہ 6 میں،-

(ii) ذیلی دفعہ (1) کے بعد، درج ذیل ذیلی دفعہ داخل کی جائے گی، یعنی:-

"(A1) جس کے پاس دفعہ 3 کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی وائرلیس ٹرانسمیٹر ہے، اسے تین سال تک کی قید، یا ایک ہزار روپے تک کے جرمانے، یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔"

ریپلنگ اینڈ امینڈنگ ایکٹ، 1952۔

دفعہ 2: پہلے شیڈول میں مذکور قوانین کو اس طرح اس حد تک منسوخ کر دیا جاتا ہے جس کا ذکر اس کے چوتھے کالم میں کیا گیا ہے۔

پہلا شیڈول

سال (1)	نمبر (2)	مختصر عنوان (3)	منسوخی کی حد (4)
1949	XXXI	بھارتیہ وائرلیس ٹیلی گرافی (ترمیم) ایکٹ، 1949	پورا

دفعہ 4: کسی بھی قانون سازی کے اس ایکٹ کے ذریعہ منسوخی کسی دوسرے قانون کو متاثر نہیں کرے گی جس میں منسوخ شدہ قانون کا اطلاق کیا گیا ہے، شامل کیا گیا ہے یا حوالہ دیا گیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

مذکورہ بالا توضیعات کا مواد اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے: ایکٹ سال 1949 نے ایکٹ سال 1933 میں دفعہ 6(A-1) شامل کیا۔ 1949 کے ایکٹ کو 1952 کے ایکٹ کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا تھا، لیکن مؤخر الذکر ایکٹ نے دیگر قوانین کے عمل کو بچایا جس میں منسوخ شدہ قانون کا اطلاق، شامل یا حوالہ دیا گیا ہے۔ غور کے لیے جو پہلا سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا 1949 کے ایکٹ کے ذریعے 1933 کے ایکٹ میں کی گئی ترامیم کو 1952 کے ایکٹ کے دفعہ 4 کی وجہ سے بچایا گیا تھا۔

منسوخی اور ترمیم کے قانون کا عمومی مقصد ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین، دوسرا ایڈیشن، جلد 31، صفحہ 563 پر بیان کیا گیا ہے، اس طرح:

"قانون میں ترمیم کا قانون قانون کو تبدیل نہیں کرتا، بلکہ صرف کچھ ایسے قوانین کو ختم کر دیتا ہے جو غیر ضروری ہو چکے ہیں۔ اس میں ہمیشہ تفصیلی شرائط شامل ہوتی ہیں۔"

خدا بخش بنام منیجر، سیلیڈونین پریس ([1])، چکرورتی، چیف جسٹس میں، اس طرح کے قوانین کے مقصد اور دائرہ کار کو صاف طور پر سامنے لایا گیا ہے۔ فاضل چیف جسٹس صفحہ 486 پر کہتے ہیں:

"اس طرح کے قوانین کا کوئی قانون سازی اثر نہیں ہے، لیکن یہ ادارتی نظر ثانی کے لیے بنائے گئے ہیں، جن کا مقصد صرف قانون کی کتاب سے غیر ضروری مواد کو کم کرنا اور اس کے حجم کو کم کرنا ہے۔ زیادہ تر، وہ ترمیم شدہ قوانین کو ختم کر دیتے ہیں، کیونکہ مرکزی قوانین میں ترامیم دینے کے بعد، ان قوانین نے اپنا مقصد پورا کیا ہے اور ان کے وجود کی مزید کوئی وجہ نہیں ہے۔ بعض اوقات قوانین کو منسوخ اور ترمیم کر کے بھی تضادات کو دور کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے قوانین کا واحد مقصد، جسے انگلینڈ میں قانون میں ترمیم کے قوانین کہا جاتا ہے، قانون سازی کی صفائی ہے اور ان کا مقصد قانون میں کوئی تبدیلی کرنا نہیں ہے۔ اس کے باوجود، ان کی حفاظت تفصیلی دیکھ بھال کے ساتھ نکالی گئی شقوں کو محفوظ کر کے کی جاتی ہے۔"

اس لیے یہ واضح ہے کہ 1952 کے ایکٹ کا بنیادی مقصد صرف غیر ضروری قوانین اور ایکسائز غیر ضروری مواد کو قانون کی کتاب سے نکالنا تھا تاکہ قانون سازی کے بڑھتے ہوئے سلسلے کے بوجھ کو ہلکا کیا جا سکے اور عوام کے ذہن سے الجھن کو دور کیا جا سکے۔ ریپیلنگ اینڈ امینڈنگ ایکٹ سال 1952 کا مقصد صرف اسی طرح کے قوانین کے ساتھ ترمیم شدہ ایکٹ سال 1949 کو ختم کرنا تھا، جس نے اس کا مقصد پورا کیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا ایکٹ سال 1952 کی دفعہ 4 نے ان ترامیم کے عمل کو بچایا ہے جو ایکٹ سال 1933 میں منسوخ شدہ ایکٹ کے ذریعے شامل کی گئی تھیں۔ دفعہ 4 کے متعلقہ حصے میں صرف دوسرے قوانین کو بچایا گیا ہے جن میں منسوخ شدہ قوانین کا اطلاق، شامل یا حوالہ دیا گیا ہے۔ کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ ترامیم کا احاطہ ایکٹ سال 1952 کے دفعہ 4 کے اہم الفاظ کی زبان سے کیا گیا ہے، یعنی "لاگو، شامل یا حوالہ دیا گیا"۔ ہم سوچتے ہے نہیں۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 4 کو ایک مختلف صورتحال فراہم کرنے کے لئے بنایا کیا گیا ہے، یعنی، پہلے کے ایکٹ کی منسوخی جس کا اطلاق کیا گیا ہے، شامل کیا گیا ہے یا بعد کے ایکٹ میں حوالہ دیا گیا ہے۔ اس دفعہ کے تحت پہلے کے ایکٹ کی منسوخی بعد کے ایکٹ کو متاثر نہیں کرتی ہے۔ مذکورہ اصول کو میکسویل آن انٹرپریٹیشن آف اسٹیچوٹس، 10 ویں ایڈیشن، صفحہ 406 میں مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے:

جہاں ایک قانون کی توضیعات، حوالہ کے ذریعے، دوسرے میں شامل کی جاتی ہیں اور پہلے والے قانون کو بعد میں منسوخ کر دیا جاتا ہے، اس طرح شامل کردہ دفعات واضح طور پر اس وقت تک نافذ رہتی ہیں جب تک کہ وہ دوسرے قانون کا حصہ بنیں۔"

اسی طرح کریز آن اسٹیچوٹ لا کے تیسرے ایڈیشن میں بھی اسی خیال کا اظہار صفحہ 349 پر درج ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:

"بعض اوقات پارلیمنٹ کا ایک ایکٹ، سابقہ ایکٹ میں موجود دفعہ کے الفاظ کو واضح طور پر دہرانے کے بجائے، محض اس کا حوالہ دیتا ہے، اور متعلقہ طور پر اس توضیعات کو بعد کے ایکٹ کے ذریعے پیدا ہونے والی کچھ نئی حالتوں پر لاگو ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں "تعمیر کا قاعدہ یہ ہے کہ جہاں کسی قانون کو دوسرے قانون میں حوالہ کے ذریعے شامل کیا جاتا ہے، پہلے قانون کو تیسرے کے ذریعے منسوخ ہونے سے دوسرے پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے"۔

کونسل میں سکریٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا میں عدالتی کمیٹی بنام بھارت کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی، لمیٹڈ (1) نے مذکورہ اصول کی توثیق کی اور صفحہ 267 پر اس کا اعادہ کیا، اس طرح:

"اس نظریے کا اظہار ایک عام شکل والے حصے میں ملتا ہے جو باقاعدگی سے ترمیم اور منسوخی کے قوانین میں ظاہر ہوتا ہے جو بھارت میں وقتاً فوقتاً منظور کیے جاتے ہیں۔ دفعہ اسطرح ہے: "اس ایکٹ کے ذریعے کسی بھی قانون کا منسوخ ہونا کسی بھی ایکٹ کو متاثر نہیں کرے گی۔ جس میں اس طرح کا قانون نافذ کیا گیا ہو، شامل کیا گیا ہو یا حوالہ دیا گیا ہو۔" اس لیے دونوں قوانین کے آزاد وجود کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تسلیم کیا جاتا ہے؛ پیرنٹ ایکٹ کی موت کے باوجود، اس کی اولاد شامل کرنے والے ایکٹ میں باقی رہتی ہے۔ اگرچہ جنرل کلاز ایکٹ میں ایسی کوئی بچت شق موجود نہیں ہے، لیکن محترم المقام کا خیال ہے کہ اس میں شامل اصول بھارت میں بھی اتنا ہی لاگو ہوتا ہے جتنا اس ملک میں ہے۔"

لہذا، یہ واضح ہے کہ 1952 کے ایکٹ کی دفعہ 4 کا اطلاق بعد میں ترمیم شدہ ایکٹ کے معاملے پر نہیں ہوتا ہے جس میں پہلے والے ایکٹ میں نئی دفعات شامل کی گئی ہوں، کیونکہ، جہاں پہلے والے ایکٹ میں بعد کے ایکٹ کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پہلے والا ایکٹ ترمیم شدہ ایکٹ پر لاگو ہوتا ہے، اسے شامل کرتا ہے یا اس کا حوالہ دیتا ہے۔ سابقہ ایکٹ میں بعد کے ایکٹ کو شامل نہیں کیا جا سکتا، لیکن اس میں صرف اس کے ذریعے ترمیم کی جا سکتی ہے۔ لہذا ہم پنجاب عدالت عالیہ کے موہندر سنگھ بنام مسمت ہر بھجن کور ([1]) اور در براسنگھ بنام شریمتی کرنیل کور ([2]) میں ظاہر کردہ اس خیال سے متفق نہیں ہو سکتے کہ ریپیلنگ اینڈ امینڈنگ ایکٹ سال 1952 کی دفعہ 4 ایک ترمیم شدہ ایکٹ کا منسوخ ہونا کے معاملے پر لاگو ہوتی ہے۔

یہ قانونی حیثیت واقعی اپیل گزار کی مدد نہیں کرتی ہے، کیونکہ معاملہ براہ راست جنرل کلاز ایکٹ 1897 (X سال 1897) کی دفعہ 6-A کے چاروں کونوں میں آتا ہے۔ مندرجہ بالا دفعہ پڑھتا ہے:

"جہاں اس ایکٹ کے آغاز کے بعد بنایا گیا کوئی مرکزی ایکٹ یا ضابطہ کسی بھی قانون سازی کو منسوخ کرتا ہے جس کے ذریعے کسی مرکزی ایکٹ یا ضابطے کے متن میں کسی معاملے کو واضح طور پر خارج، داخل یا متبادل کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، تب، جب تک کہ کوئی مختلف ارادہ ظاہر نہ ہو، منسوخی اس طرح منسوخ کردہ قانون سازی کے ذریعے کی گئی ایسی کسی ترمیم کے تسلسل کو متاثر نہیں کرے گی جو اس طرح منسوخ ہونے کے وقت عمل میں تھی۔

چونکہ ترمیم شدہ ایکٹ سال 1949 کے ذریعے، ایکٹ XVII سال 1933 کے متن میں 6 (A-1) کے اندراج کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، اس لیے 1952 کے ایکٹ کے ذریعے ترمیم شدہ ایکٹ کا منسوخ ہونے نے اس طرح منسوخ کردہ قانون سازی کے ذریعے کی گئی ترمیم کے تسلسل کو متاثر نہیں کیا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ عام شقوں کے دفعہ 6-A کے اطلاق کے لیے۔ ایکٹ، کسی بھی قانون سازی کے متن میں ترمیم کی جانی چاہیے تھی؛ لیکن موجودہ معاملے میں دفعہ 6(A-1) کا اندراج متن میں ترمیم نہیں بلکہ ایک ٹھوس ترمیم تھی۔ کسی قانون سازی کا متن، دلیل آگے بڑھتی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے،ایکٹ میں استعمال ہونے والی فقرہ یااصطلاح ہے، لیکن اس ایکٹ کا مواد نہیں۔ یہ دلیل،اگرہم ایسا کہہ سکتے ہیں، زیادہ باریک بینی پر مبنی ہے بجائے مضبوط ہونے کے۔ لفظ "متن"،اس کی لغت کے معنی میں، "موضوع یا تھیم" کا مطلب ہے۔ جب کوئی قانون کسی دوسرے کے متن میں ترمیم کرتا ہے، تو وہ اس کے موضوع یا تھیم میں ترمیم کرتا ہے، حالانکہ بعض اوقات یہ موضوع کو تبدیل کیے بغیر غیر ضروری الفاظ کو ہٹا سکتا ہے: لہذا ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ لفظ "متن" اتنا جامع ہے کہ اس موضوع کے ساتھ ساتھ قانون میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کو بھی لے سکتا ہے:

جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 6-A کے عمل سے ایک اور فرار کو ان الفاظ کی بنیاد پر نافذ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جب تک کہ کوئی مختلف ارادہ ظاہر نہ ہو۔ منسوخی کا قانون مذکورہ دفعہ کے تصور سے مختلف کسی ارادے کی نشاندہی نہیں کرتا ہے۔ درحقیقت، مذکورہ ایکٹ کا مقصد اسے کوئی قانون سازی کا اثر دینا نہیں ہے بلکہ قانون کی کتاب سے غیر ضروری مواد کو ختم کرنا ہے۔ فاضل وکیل نے ترمیمی ایکٹ کا تاریخی پس منظر ہمارے سامنے پیش کیا تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ مذکورہ ایکٹ کو منظور کرنے میں قانون سازیہ کا مقصد قانون سے دفعہ 6(A-1) کو خارج کرنا تھا کیونکہ یہ غیر ضروری اور فالتو تھی۔ یہ کہا جاتا ہے کہ انڈین ٹیلی گراف ایکٹ، 1885 (XIII سال 1885) نے دفعہ 6 (A-1) کے تحت آنے والے جرم کے لیے التزام کیا، اور اس لیے قانون سازیہ نے اگرچہ 1948 کے ایکٹ کے ذریعے مذکورہ دفعہ کو 1933 کے ایکٹ میں شامل کیا، لیکن 1952 میں اسے ہٹا دیا کیونکہ مذکورہ ترمیم غیر ضروری اور بے کار تھی۔ اس دلیل کی کوئی بنیاد نہیں ہے، اور پورا احاطہ غلط ہے۔ ایکٹ XIII سال 1885 کا دفعہ 20 پڑھتا ہے؛

دفعہ 20(1): اگر کوئی شخص دفعہ 4 کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یا اس دفعہ کے تحت بنائے گئے قواعد کی اجازت کے بغیر بھارت کے اندر ٹیلی گراف قائم کرتا ہے، برقرار رکھتا ہے یا کام کرتا ہے، تو اسے سزا دی جائے گی، اگر ٹیلی گراف وائرلیس ٹیلی گراف ہے جس کی قید تین سال تک ہو سکتی ہے، یا جرمانہ، یا دونوں کے ساتھ، اور کسی بھی صورت میں، جرمانے کے ساتھ جو ایک ہزار روپے تک ہو سکتا ہے۔

اگرچہ الفاظ وائرلیس ٹرانسمیٹر میں لے جانے کے لیے کافی جامع ہیں، لیکن یہ دفعہ وائرلیس آلات کے قبضے کی ممانعت نہیں کرتا ہے۔ چونکہ ایکٹ نے صرف وائرلیس آلات کے قیام، دیکھ بھال اور کام کو کنٹرول کرنے کا اختیار دیا تھا، عملی طور پر یہ پایا گیا کہ غیر لائسنس یافتہ آلات کا پتہ لگانا اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مجرموں کے خلاف کامیاب مقدمہ چلانا مشکل تھا، جس کے نتیجے میں ریاست کو محصول کا نقصان ہو رہا تھا۔اس نقص کو دور کرنے کے لیے، ایکٹ XVII سال 1933 کو وائرلیس آلات کے لائسنس کے بغیر رکھنے پر پابندی لگانے کے لیے منظور کیا گیا تھا۔ دفعہ 6 کے تحت، وائرلیس ٹیلی گرافی کے آلات کے اس طرح کے غیر قانونی قبضے کی سزا کو جرم قرار دیا گیا تھا، لیکن مقرر کردہ سزا کافی نرم تھی۔اس کے بعد، قانون سازیہ نے سوچا کہ وائرلیس ٹرانسمیٹر کا قبضہ ایک سنگین جرم ہے؛ بعض اوقات اس میں ریاست کی سلامتی شامل ہوتی ہے، اور اس لیے 1949 میں ایک ترمیم متعارف کرائی گئی جس میں اس طرح کے آلات کا قبضہ ایک سنگین جرم قرار دیا گیا اور اس سے زیادہ سخت سزا عائد کی گئی۔ لہذا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دفعہ 6(A-1)، جو ترمیم شدہ ایکٹ سال 1949 کے ذریعے ایکٹ XVII سال 1933 میں شامل کی گئی ہے، یا تو انڈین ٹیلی گراف ایکٹ 1885 کی توضیعات کے تحت آتی ہے، یا اضافی رقم جو کسی خاص مقصد کو پورا نہیں کر رہی ہے۔ قانون سازی کی تاریخ سے بھی ہمیں یہ کہنا ممکن نہیں لگتا کہ اس نے جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 6-A میں تصور کردہ ارادے سے مختلف ارادے کا انکشاف کیا ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہم یہ مانتے ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 6(A-1) ترمیم شدہ ایکٹ سال 1949 کو ایکٹ XLVIII سال 1952 کے ذریعے منسوخ کیے جانے کے بعد بھی قانون کی کتاب میں برقرار رہی، اور یہ کہ یہ اس وقت نافذ تھا جب اپیل کنندہ نے جرم کیا تھا۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور خارج کر دی جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document